

# اسلام اور مسیحیت میں کیا فرق ہے؟

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام اور مسیحیت ایک دوسرے سے ملتے جلتے مذاہب ہیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اور مسیحی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا خدا وہی خدا ہے جو ابراہیم کا خدا ہے اور جو تمام کائنات اور خلقت کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے۔ جہاں یہ بات درست ہے کہ ایسے چند عقائد ہیں جو اسلام اور مسیحیت میں مشترک یا ملتے جلتے ہیں وہیں یہ بات بھی صحیح ہے کہ ان دونوں مذاہب کے درمیان خدا، انسان، اور "آسمان پر جانے کی راہ یا طریقہ" پر موجود نظریات میں کافی اختلاف پایا جاتا ہے۔

## خدا کے بارے میں منفرد اور مختلف نظریہ

اگر سمجھی کافیں، تو بھی زیادہ تر مسلمانوں کا مانتا ہی ہے کہ خدا کے مکمل طور پر عادل، راست اور صادق ہونے کا جو تصور مسلمانوں کا ہے وہ کسی طرح بھی باعیل مقدس کی اُس تعلیم سے میل نہیں کھاتا جو وہ خدا کے لئے اور قطعی طور پر عادل، راست اور صادق ہونے کے بارے میں دیتی ہے۔ اگرچہ سب نہیں تو بھی زیادہ تر مسلمان اس بات پر ایمان اور تین رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص معافی مانگ لے اور اپنے گناہ چھوڑ دے یا انہیں ترک کر دے تو خدا اُسے معاف کر دے گا۔ بہت سے مسلمان بلکہ بہت سے انسان چاہے اُن کا تعلق کسی بھی مذہب اور طبقے سے ہو اس بات کو نہیں سمجھتے کہ باعیل مقدس کے مطابق خدا اس طرح کسی کو بھی معاف نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ بیان آپ کے لئے چونکا دینے والا اور حیران گئی ہو سکتا ہے لہذا مجھے موقع دیجئے کہ میں اپنی بات کی وضاحت کر سکوں۔

باعیل مقدس کے مطابق کیونکہ خدا اپنی صداقت اور عدل میں قطعی طور پر کامل ہے اس لئے ہر ایک اور ہر قسم کے گناہ کی سزا دی جانی ضروری ہے کیونکہ وہ کامل راستی کا خدا ہے۔ "تاکہ واضح کریں کہ خدا اوندر است ہے۔ وہی میری چنان ہے اور اس میں ناراستی نہیں" (زبور 92:15)۔ یہی بات اس چیز کو ناممکن بنادیتی ہے کہ کوئی گناہ گارہستی اس کی حضوری میں سکونت کر سکے۔ "تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ ٹوبدی کو دیکھنیں سکتا اور سمجھ فتاری پر گناہ نہیں کر سکتا" (حقوق 13:1)۔ وہ انسانی معیار کے مطابق عدالت نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ کسی قسم کے غذر، بہانے یا ابجسے قابل ہو سکتا ہے۔ "کیونکہ خدا اوندر تمہارا خدا الہوں کا الہ خداوندوں کا خدا اوند ہے۔ وہ بزرگوار اور قادر اور مہیب خدا ہے جو زور عایت نہیں کرتا اور نہ رشوت لیتا ہے" (استہانا 10:17)۔

ہر انسان نے خدا کی شریعت یعنی اُس کے احکام اور قوانین کو توڑا ہے۔ ہم سمجھی خدا کے احکام کو توڑنے کے قصور وار ہیں، باعیل مقدس بتاتی ہے کہ اگرچہ خدا رحم کرنا اور ترس کھانا چاہتا ہے تاہم وہ قصور واروں کو یوں ہی نظر انداز کر کے اپنی کامل صداقت اور اپنے عدل کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ "خدا اوند۔۔۔ مجرم کو ہرگز بری نہ کرے گا" (ناحوم 1:3)۔ وہ ہمارے گناہ سے چشم پوشی یا انہیں درگز نہیں کر سکتا، ضروری ہے کہ اُس کی سزا دی جائے۔ یہ بات نہ صرف اُن کی گناہوں کے لئے صحیح ہے جنہیں لوگ "کبیرا گناہ" (یعنی بڑے گناہ) کہتے ہیں بلکہ یہ ہر گناہ کے لئے صحیح ہے، ہر ایک گناہ جو بھی نے کسی نہ کسی وقت کیا ہے۔ مثال کے طور پر سیدنا یوسف الحسن نے فرمایا کہ اگر ہم کسی کو حق کہتے ہیں تو ہم جہنم کی سزا کے حقدار ہیں۔ "خُمُّ مُنْ بَخَّ ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہوگا اور جو اُس کو حق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزا اور ہوگا" (متی 5:21-22)۔ میں نے بہت سے مسلمانوں کو یہ کہتے تھا ہے کہ "خدا تو نہایت رحم کرنے والا ہے اور کیونکہ وہ خدا ہے، اس لئے وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اور یوں وہ گناہ معاف کرنے پر بھی قادر ہے"۔ اس کے بر عکس باعیل مقدس یہ سیکھاتی ہے کہ خدا نے معاف کرنے کے واسطے ایسا طریقہ یا راستہ نکالا ہے جس سے ہمیں معافی بھی مل جائے اور وہ گناہ کی سزا بھی دے سکے۔

خدا کے بارے میں یہ ایسا اور اختلاف اسلام اور باہل مقدس کی تعلیمات کے درمیان نمایاں اور بنیادی فرق ہے۔ اسلامی نظریہ اس عقیدے کو پیش کرتا ہے کہ جب تک کسی انسان کی نیکیاں اس کی بدی پر بھاری ہیں خدا اس کی غلطیوں کو معاف کر سکتا ہے اور انہیں اپنی حضوری میں جگہ دے سکتا ہے۔ فردوسی بریں، جنت، یا ”آسمان پر جانے کے طریقہ“ کے بارے میں یہ تصور اور ادراک باہل مقدس کی تعلیمات سے یکسر مختلف ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ باہل مقدس کی تعلیمات کے عین برعکس اور متفاہ ہے۔

## انسان کے بارے میں مختلف نظریہ

اگر میں کسی مسلمان سے یہ سوال کروں کہ آیا وہ گناہ گار ہے تو عموماً اس کا جواب کچھ یوں ہو گا ”یقیناً میں گناہ گار ہوں، کامل تو کوئی بھی نہیں ہے۔“ مسلمانوں کے نزد یک گناہ سے مراد ”غلطی یا بھول چوک“ ہے۔ اور کیونکہ انہیں ابتدا ہی سے اس انداز میں سوچنے کی تعلیم دی گئی ہے یوں ان کے لئے یہ سمجھنا خاص ادشوار ہوتا ہے کہ خدا نے پاک کو گناہ سے اتنی نفرت اور کراہت کیوں ہے ”غلطیاں تو بھی سے ہو سکتی ہیں“ اور اسی حقیقت کو وہ ایک بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

اس کے برعکس باہل مقدس اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خدا اس بات کا پورے طور پر حقدار ہے، بلکہ وہ یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ہم اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنے پوری عقل سے اُس کی فرمان برداری کریں، اور یہ کام ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے، مسلسل اور متواتر کرنا ہے اور پوری کاملیت سے کرنا ہے۔ جب ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں چاہے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کی صورت میں بھی ایسا ہو، تو ہم اس کے اس حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں یعنی اس کی کامل طور پر فرمان برداری کے جانے کے حق پر، جس کا حکم وہ ہمیں دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ اس بات کا حقدار ہے اور ہم سے یہ تقاضا کر سکتا ہے کہ ہم زندگی کے ہر پل اپنے پورے دل سے اور کامل طور پر اس کے تابع فرمان رہیں۔ کلامِ پاک یعنی باہل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے، اس نے ہمیں خلق کیا ہے اور اُسی نے ہمیں وہ سب بھی ممیا کیا ہے جس کی ضرورت ہمیں زندگی گزارنے کے لئے ہے۔ ”اور خدا نے کہا کہ وہ کھو میں تمام روی زمین کی گلیں تج دار بیزی اور ہر دوخت جس میں اُس کا تج دار پھل ہو شم کو دیتا ہوں۔ یہ تمہارے کھانے کو ہوں۔ اور زمین کے گلیں جانوروں کے لئے اور ہوا کے گلیں پرندوں کے لئے اور ان سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جن میں زندگی کا دام ہے گلی ہری بوئیاں کھانے کو دیتا ہوں اور ایسا ہی ہو۔“ (پیدائش 1:29-30)۔ ہر ایک سانس جو ہم لیتے ہیں وہ اُسی کا بخشنہ ہوا ہے کیونکہ اُس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں تخلیق کیا ہے اور وہی ہمیں زندہ اور قائم رکھتا ہے اور کیونکہ وہ خدا ہے اس لئے وہ پورے طور پر اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ ہم سے تقاضا کرے کہ ہم اپنی ہستی، اپنے وجود کے ہر حصے سے کامل طور پر، ہر لمحے، ہر ساعت اُس سے پیار کریں۔ اس لئے شریعت میں یوں درج ہے ”ثوپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ،“ (استثناء 5:6)۔ باہل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو چاہے دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ہماری حالت کیسی بھی نظر آئے ہم خدا کی نظر میں بدکار، بداعمال اور گناہ گار ہیں۔

فرمان برداری کے اس کامل اور قطعی تقاضے کے تحت اگر کوئی انسان اپنی پوری زندگی میں ایک گناہ کا بھی ارتکاب کرتا ہے تو وہ خدا سے اپنے پورے دل سے محبت کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور یوں وہ خدا نے قدوس جو کامل طور پر پاک ہے کی نظر میں ناقابل قبول اور ناپاک ہے۔ مثال کے طور پر اگر وہ کسی عورت پر (جو اُس کی بیوی نہیں) ایک بار بھی اپنے دل کے کسی بڑے خیال کے تحت نظر ڈالتا ہے، تو وہ خدا سے اپنے پورے دل سے محبت کرنے اور اُس کی فرمان برداری میں ناکام رہا ہے اور خدا کی نظر میں وہ ایک زنا کار ہے۔ اس نے قادر مطلق کے خلاف بغاوت کی ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی میں ایک بار بھی جھوٹ بولتا ہے تو اُس نے قدرت اور حشمت والے خدا کی اہانت اور تو ہیں کی ہے اور خود کو اُس کی نظر میں ناپاک اور غیر مقبول ٹھہرا یا ہے۔

باہل مقدس فرماتی ہے کہ ایک بھی فرد ایسا نہیں جو خدا کی نظر میں راست باز ہو۔ وہ فرماتی ہے کہ چاہے کوئی شخص کتنا ہی مذہبی کیوں نہ نظر آئے وہ حقیقتاً خدا کی تلاش

میں نہیں ہے۔ وہ ہمیں بتاتی ہے کہ جائے خدا کی طرف جانے کے ہم اُس سے پلٹ کر دوسری جانب جا رہے ہیں۔ باطل مقدس یہ بھی فرماتی ہے کہ چاہے ہم لکھنے کے راستا زی کے کام کریں ہم کبھی بھی اُن کی مدد سے اپنی ناپاکی کو دور نہیں کر سکیں گے کیونکہ کلام پاک کے مطابق قبولیت یا خدا کی نظر میں مقبول ٹھہرائے جانے کے لئے کئے گئے راستا زی کے کام اُس کی نظر میں گندی دھیروں اور ناپاک لباس کی مانند ہیں۔

اس بات پر ایمان رکھنا ایک احتمالہ خیال ہے کہ خدا ہمارے گناہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُنے نظر انداز اور در گزر کر دے گا۔ جبکہ باطل مقدس ہمیں واضح طور پر بتاتی ہے کہ اپنی کامل راستی، عدل اور صداقت کی بدولت وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ باطل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ میں اور آپ خدا کے معیار اور تقاضوں پر کسی طور بھی پورے نہیں اترتے بلکہ ہم بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ وہ فرماتی ہے کہ کیونکہ آپ نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ خدا آپ کی زندگی پر حکومت کرے لہذا آپ اُس کی طرف سے دی جانے والی سزا کے حقدار ہیں۔ ”بلکہ تو اپنی حقیقت اور غیر تائب دل کے مطابق اُس تہر کے دن کے واسطے غصب کراہ ہے جس میں خدا کی سچی عدالت ظاہر ہو گی۔ وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدل دے گا“، (رومیوں 6:5-6)۔ باطل مقدس ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ کوئی بھی فرد چاہے کتنی ہی راستا زی کی زندگی گزارنے کی کوشش کر کے قبر خداوندی سے نہیں بچ سکے گا۔ ”کس کو اُس کے قبر کی تاب ہے؟ اس کے قبر شدید کوون برداشت کر سکتا ہے؟ اُس کا تہر آگ کی مانند نازل ہوتا ہے۔ وہ چنانوں کو توڑا تاہی“، (ناخوم 1:6)۔ ”کیونکہ اُسے ہم جانتے ہیں جس نے فرمایا کہ انتقام لینا میرا کام ہے۔ بدلہ میں ہی دُول گا اور پھر یہ کہ خداوند اپنی امت کی عدالت کرے گا۔ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہونا کہ بات ہے،“ (عبرانیوں 10:30-31)۔ ”اب ہم یہ جانتے ہیں کہ شریعت جو پچھ کہتی ہے اُن سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کامنہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزد یک سزا کے لائق ٹھہرے۔ کیونکہ ہم نے اپنی سے کوئی بھرآس کے حضور راست باز نہیں ٹھہرے گا۔ اس لئے کہ شریعت کے ویلے سے تو گناہ کی پیچان ہی ہوتی ہے،“ (رومیوں 3:19-20)۔ کیونکہ ہم نے اپنی زندگی پر خدا کی حکمرانی کو روکیا ہے، اس سے انکار کیا ہے (یعنی ہم نے اُس سے بغاوت کی ہے)، لہذا یہ سزا قطعی طور پر واجب اور معقول ہے کہ ہم اُس کی حضوری سے دُور اور پرے چشم یعنی دوزخ یا ہمیشہ کی آگ میں دھکیل دیئے جائیں۔ حقیقی تکمیل اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ سب لوگ اس سزا کے حقدار ہیں کیونکہ ہم میں سے ہر ایک نے خدا کے خلاف بغاوت کی ہے۔

## تو پھر امید کہاں ہے؟

زیادہ تر مسلمان جن سے میری ملاقات ہوتی ہے اُن کے لئے یہ تعلیم غیر تلقین ہے۔ اگر صرف اسی تعلیم کو مدد نظر رکھا جائے تو اس کے تحت تو خدا کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُن تمام لوگوں کو جو گناہ کی وجہ سے داغ دار ہو چکے ہیں، جہنم کی آگ میں ڈال دے۔ اگر دیکھا جائے تو بھیثت جموعی سارے کے سارے لوگ خدا کی جیسا کہ وہ حقدار ہے اس طرح سے اُسے محبت کرنے اور اُس کی فرمان برداری میں ناکام رہے ہیں اور کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ اس طرح کی گناہ گارہستیاں ایک کامل اور قدوس خدا کی حضوری میں کھڑی ہو سکیں، تو پھر اُن کے کسی بھی قسم کی امید کیسے ہو سکتی ہے؟ اگر خدا ہم سے یہ تقاضا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کو پورے طور سے اُس کی فرمان برداری میں گزاریں اور ہمارا دل ہماری زندگی کے ہر ایک پل اس کی محبت سے بھرا رہے تو پھر ہمارے لئے کسی قسم کی امید کیسے ہو سکتی ہے جبکہ ہم میں سے کسی نے بھی اس طرح سے اپنی زندگی کو نہیں گزارا؟ اس سے قبل کے کوئی شخص باطل مقدس کی بتائی ہوئی ”آسمان پر جانے کی راہ“، کو سمجھ کرے، یہ نہایت ضروری ہے کہ اب تک جو پچھہ کہا گیا ہے وہ اس بات کو پوری طرح سے انتہائی وضاحت کے ساتھ سمجھ جائے۔ جب وہ ان باتوں کو سمجھ جائے گا، تبھی وہ پورے درست طریقے سے یسوع المسیح کی خوشخبری کو سمجھ پائے گا۔

## جو ہم بھی نہ کر سکتے تھے، وہ خدا کے کیا!!!

جب جناب ابراہیم اپنے بیٹے کے ساتھ اُس پیارہ کی جانب بڑھ رہے تھے جہاں وہ اُسے قربان کرنے والے تھے، تو جناب ابراہیم کے بیٹے نے اُن سے سوال کیا،

”آگ اور لکڑیاں تو ہمارے پاس ہیں مگر سختی قربانی کے لئے بڑہ ہمارے پاس نہیں، وہ کہاں ہے؟“ تو جناب ابراہیم نے جواب دیا، ”خُدا خود وہ بڑہ فراہم کرے گا۔“ میکی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اُن کا یہ بیان ایک طرح کی پیش گوئی تھا، اور اس میں ایک ایسے واقعہ کی جانب اشارہ تھا جب خُدا ایک کامل بڑے کی قربانی دے گا جس کی وجہ سے گناہ گار انسان اور خدا کے درمیان صلح ہو سکے گی۔ پرانے عہد نامہ یعنی توریت شریف میں بہت سی ایسی پیش گوئیاں موجود ہیں جو اس واقعہ کے بارے میں بتاتی ہیں اور اس بارے میں بھی کہ وہ ”بڑہ“ کس قسم کا ہو گا۔ یسعیاہ نبی جو یوسف اُسحیخ کی پیدائش سے سات سو سال پہلے گزرے انہوں نے اس بڑے کے بارے میں لکھا اور اسے بطور خادم خدا یوں پیش کیا:

وَيَكْحُومِيرَاخَادِمَ اقْبَالَ مِنْدَهُوْغَا۔ وَهَا عَلِيٌّ وَبِرْ تِرِ اورْ نَهَيَا يَتْ بَلْنَدَهُوْغَا۔ حُسْ طَرَحَ يُبَيْتَرَرَے تُجَھَ كُودَيَكَهُرَنَگَ ہوْگَنَے (اُس کا چھرہ ہر ایک بشر سے زائد اور اُس کا جسم نبی آدم سے زیادہ بیکو گیا تھا)۔ اُسی طرح وہ بہت سی قوموں کو پاک کرے گا۔ اور بادشاہ اُس کے سامنے خاموش ہوں گے کیونکہ جو پُچھُوں سے کہاں گیا تھا وہ دیکھیں گے اور جو پُچھُوں ہوں نے شناختھا وہ سمجھیں گے۔ ہمارے پیغام پر گون ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟ پروہ اُس کے آگے کوپل کی طرح اور خنک زمین سے جڑ کی مانند پھوٹ نکلا ہے۔ نہ اُس کی کوئی شکل و صورت ہے نہ خوب صورتی اور جب ہم اُس پر نگاہ کریں تو پُچھُجُس و جمال نہیں کہ ہم اُس کے نشاتاں ہوں۔ وہ آدمیوں میں تحریر و مرد و د مرد غم تاک اور رُخ کا آشنا تھا۔ لوگ اُس سے گویا زوپوش تھے اُس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی پُچھے قدر نہ جانی۔ تو بھی اُس نے ہماری مشتبہیں اٹھائیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر تم نے اُسے خُدا کا مار گوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاوں کے سبب سے گھاٹیں کیا گیا اور ہماری بد کرداری کے باعث چلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفاقت پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھنک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھر اپر خُداوند نے ہم سب کی بد کرداری اُس پر لادی۔ وہ ستایا گیا تو بھی اُس نے برداشت کی اور مُنْدَنَه کھولا۔ حُس طرح بڑہ ہے ذرع کرنے کو لے جاتے ہیں اور حُس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اُسی طرح وہ خاموش رہا۔ (یسعیاہ 7:52-13:53)۔

یسعیاہ نبی نے اُس کی بابت مزید کہا: ”لیکن خُداوند آپ خُم کو ایک بُخان بخشے گا۔ دیکھو ایک گُواری حاملہ ہو گی اور بیٹا پیدا ہو گا اور وہ اُس کا نام عَمَّاُو ایل رکھتے گی“ (یسعیاہ 7:14-14: عَمَّاُو ایل کا مطلب ہے، خُدا ہمارے ساتھ)۔ اسی ضمن میں وہ پیش گوئی کرتے ہوئے بیان کرتے: ”اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشان گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہو گی اور اُس کا نام عجیب مُشیر خُدا ای قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ ہو گا“ (یسعیاہ 9:6)۔

جب یوسف اُسحیخ پہلی بار یوحننا اصطبلاغی (یوحننا، بقیہ دینے والا) کے سامنے ظاہر ہوئے تو یوحننا نے کہا، ”دیکھو وہ خُدا کا بڑہ، جو جہاں کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔“ میکی اس بات پر لیقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ یوسف اُسحیخ ایک نبی سے بہت بڑھ کر تھے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ مسح (مسح کرنے ہوئے) تھے، خُدا کی طرف سے پڑھے ہوئے اور جن کے بارے میں پرانے عہد نامہ کے انبیاء نے یہ فرمایا کہ وہ ہمارے عوضی یا تبادل کے طور پر اپنی جان دیں گے۔ میکی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا ایک ہی ہے، تاہم یہ بات چاہے کتنی عجیب، پر اسرار اور حیران گئے ہمارا ایمان ہے کہ وہ خُدا اس دنیا میں وہ کرنے کے لئے آیا جو ہم کبھی بھی نہیں کر سکتے تھے، لیکن وہ راہ تیار کرنے جس کی بدولت ہمارا رشتہ، ہمارے تعلقات اُس کے ساتھ درست ہو جائیں، ہماری اُس کے ساتھ صلح ہو جائے۔ ”اُنکے زمانہ میں خُدا نے باپ دادا سے حصہ اور طرح بڑھنیوں کی معرفت کلام کر کے۔ اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا ہے اُس نے سب چیزوں کا داریت ٹھہرا یا اور حُس کے دریلہ سے اُس نے عالم بھی پیدا کیے۔ وہ اُس کے جلال کا پرتو اور اُس کی ذات کا نقش ہو کر سب چیزوں کو اپنی تُدرست کے کلام سے سنبھالتا ہے۔ وہ گناہوں کو دھوکر عالم بالا پر کبریٰ یا کی دہنی طرف جائیں گا“ (عبرانیوں 3:1-3)۔

وہ خوشخبری جس پر میکی ایمان رکھتے ہیں:

معافی کی راہ مہیا کرنے کے لئے، خُدا نے اپنے بیٹے (یوسف اُسحیخ) کو اس دنیا میں بھیجا، تاکہ جس سزا کے آپ حقدار تھے وہ اُس سزا کو برداشت کرے۔ آج سے

قریبًا دو هزار سال قبل یسوع مسیح کو کوڑوں سے مارا گیا، انہیں پینا گیا اور پھر انہیں صلیب پر لٹکا دیا گیا، اگرچہ انہوں نے کبھی گناہ نہ کیا تھا۔ جب وہ وہاں اپنی مرضی سے لٹکے ہوئے تھے، تو انہوں نے ہمارے گناہ اپنے سر لے لئے اور ہمارے عوضی یا تبادلے کے طور پر خدا کے قہر کو برداشت کیا۔ اُن کی یہ رضا کارانہ قربانی خدا کی راستی اور عدل کے تقاضے اور مطالبات پورے کرنے کا سبب بنی۔ اگر ابھی، اسی وقت آپ یسوع مسیح پر بھروسہ اور یقین کریں کہ صرف وہی خدا تک رسائی، اس تک پہنچنے کا واحد راستہ ہیں تو آپ کو ایک ہی باہم تمام گناہوں سے معافی مل جائے گی۔ ”اس شخص کی سب نبی گواہی دیتے ہیں کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے گا اُس کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا،“ (اعمال 10:43)۔

ایسا نہیں کہ آپ صرف ذہنی طور پر اس بات کو قبول کر لیں، بلکہ دل سے ایمان لا سکیں جس کی بدولت آپ کی پوری زندگی پر اثرات مرتب ہوں گے۔

## یسوع مسیح کو شکست نہیں ہوئی تھی بلکہ اپنی موت کی بدولت انہوں نے خدا کے لئے فتح حاصل کی!

اپنی موت کے تین دن بعد یسوع مسیح مژدوں میں سے جی اٹھے (صرف روح نہیں بلکہ بدن بھی)۔ اس کے بعد چالیس دن تک، اس سے پہلے کہ خدا انہیں اٹھا لیتا اور وہ اُس کے داہنے ہاتھ بطور خداوند اور سب انسانیت کے منصف (عدالت کرنے والے) کے جائز ہے، پانچ سو سے زیادہ لوگوں نے انہیں دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ آسمان پر تشریف لے جاتے، یسوع مسیح نے وعدہ فرمایا کہ وہ واپس آئیں گے تاکہ تمام مژدوں کو زندہ کریں اور تمام لوگوں کی عدالت کریں۔ وہ آسمانوں اور زمین کو نیا بنادیں گے اور ان کے لوگ وہاں ان کے ساتھ ہمیشہ تک روحانی صرفت، فرشت اور شادمانی سے رہیں گے، تاہم وہ تمام جوانہیں نہیں جانتے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ یا جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

## آپ کے لئے خدا کی محبت بھری دعوت:

اگر آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ خدا کی طرف سے مجرم ٹھہرائے ہوئے ایک گناہ گار ہیں، تو خدا آپ کو دعوت دیتا ہے آپ اس کے طرف سے دیئے جانے والے ہمیشہ کی زندگی کے تحفے کو قبول کریں جو اس کے میئے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ آپ کو مل سکتا ہے۔ ”آے محنت اٹھانے والا اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں سب میرے پاس آؤ۔ میں ہم کو آرام دوں گا۔ میرا بخواہی اپنے اوپر اٹھا لواور مجھ سے سکھو۔ کیونکہ میں جلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ کیونکہ میرا بخواہی اعلان ہے اور میرا بوجھ ہلکا،“ (متی 11:28-30)۔ یسوع مسیح کو قبول کرنے کے لئے، آپ اپنی راست بازی پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیں اور آج ہی سے یسوع مسیح کے پیچھے چلانا شروع کر دیں۔

یہ کوئی دین یا مذہب نہیں ہے۔ یہ تو مافق الفطرت کام ہے جو خدا اپنے لوگوں میں کرتا ہے تاکہ وہ اُس میں زندہ ہو جائیں۔ وہ انہیں نئے لوگ بنادیتا ہے تاکہ وہ اپنے پورے دل سے اُس کی خدمت کر سکیں۔ انہیں اس لئے اُس کی خدمت کی ضرورت نہیں کہ وہ اُس خدمت کی وجہ سے آسمان میں داخل ہو سکیں۔ یسوع مسیح نے پہلے کی اُن کی قیمت پکادی ہے۔

یسوع مسیح کے تمام پے بیرون کاریا اُن کے پیچھے چلنے والے مافق الفطرت طور پر نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب ایسا ہوا تو انہوں نے اُس زندگی کو چھوڑ دیا جنے وہ کبھی بہت عزیز رکھتے تھے۔ اب اُن کی زندگی یسوع مسیح کی ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کا کوئی شارٹ کٹ یا چھوٹا راستہ نہیں ہے، یسوع مسیح نے فرمایا، ”جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے وہ اُسے کھوئے گا اور جو کوئی اُسے کھوئے وہ اُس کو زندہ رکھتے گا،“ (لوقا 17:33)۔ اگر آپ اس طرح سے یسوع مسیح کے وسیلہ خدا کے پاس نہیں آتے تو آپ اس کے پاس نہیں آسکتے۔ جب کوئی فرد ان باتوں پر دل سے ایمان لاتا ہے تو اسی کے ساتھ ساتھ وہ اپنی زندگی کا سارا اختیار بھی اُس کے حوالے کر دیتا ہے اور خوشی اور صرفت کے ساتھ اپنے بادشاہ کے طور پر اُس کی خدمت انجام دیتا ہے۔

یسوع مسح کی وجہ سے، آپ خدا یعنی اپنے خالق کے ساتھ ایک شخصی تعلق کا لطف اٹھانے لگتے ہیں۔ آپ کی زندگی ہمیشہ کے لئے بدل جائے گی! ”لیکن چتوں نے اُسے قبول کیا اُس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشنا یعنی انہیں جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں،“ (یوحنا 1:12)۔ خدا کی جانب سے دی گئی مفت معافی کی پیشکش جو وہ مسح میں کرتا ہے اُسے سامنے رکھتے ہوئے اور اُس پر ایمان لاتے ہوئے، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ آج ہی خود کو اُس کے حوالے کر دیں! اگر آپ اپنی زندگی یسوع مسح کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں تو باعث مقدس کا مطالعہ شروع کریں تاکہ آپ خدا اور اُس نے ہم سے جو وعدے کئے ہیں اُن کے بارے میں مزید جان سکیں۔ (شاید آپ یوہتا کی انجلی سے ابتداء کرنا چاہیں، یہ نئے عہد نامہ کی چوتھی کتاب ہے)۔ اپنے ایمان میں مضبوطی کے لئے بہتر ہو گا کہ آپ ہر آتوار دوسرے ایمان داروں کے ساتھ وقت گزاریں۔

اگر آپ اس بات پر مصروف ہیں، پوری طرح قائم ہیں کہ آپ خود اس حد تک راستہ باز ہیں کہ خدا کے حضور مقبول ٹھہر سکتے ہیں، اور آپ کے متعلق خدا کا جو نظر یہ ہے آپ اُسے رد کرتے ہیں، تو اس وارنگ کو ضرور مدد نظر رکھیں، جس میں آپ کو خبردار کیا گیا ہے: ”کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بُو جھ کر گناہ کریں تو گناہوں کی کوئی اور قربانی ہاتھی نہیں رہی۔ ہاں عدالت کا ایک بولناک انتظار اور غضب ناک آتش ہاتھی ہے جو مخالفوں کو کھالے گی۔ جب موئی کی شریعت کا نہ مانے والا دو یا تین شخصوں کی گواہی سے بغیر رحم کئے مارا جاتا ہے۔ تو خیال کرو کہ وہ شخص کس قدر زیادہ سزا کے لائق ٹھہرے گا جس نے خدا کے بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے خون کو جس سے وہ پاک ہوا اتحانا پاک جانا اور فضل کے زوج کو بے عزت کیا،“ (عبرانیوں 10:26-29)۔

یہ انجلی کا پیغام ڈیر بورن بیسبل فیلوزپ کی جانب سے مہیا گیا ہے۔

مزید معلومات کے لئے [www.DearbornBible.org](http://www.DearbornBible.org) پر جائیں۔ اگر آپ کسی قسم کا سوال کرنا چاہتے ہیں یا کوئی خیال پیش کرنا چاہتے ہیں تو پرثام (Tom) سے رابط کریں، یا آپ انہیں 313-565-2792 DearbornBible@aol.com پر کال بھی کر سکتے ہیں۔